Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:12 (1984)

نقد و تبصرہ

کتاب : تذکرۂ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ
مرتب : مولینا محمد منظور نعمانی
ناشر : مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ ، موسی زئی شریف ،
ضلع ڈیرہ اسمعیل خان ، صوبہ سرحد ، پاکستان
صفحات : ۳۵۲
قیمت : ۲۴ روپیے

برصغیر پاک و ھند کی فکری اور مذھبی بلکہ سیاسی اور تہذیبی تاریخ میں حضرت شیخ احمد سرھندی المعروف مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ ھ مطابق ۱۶۲۴ ء) کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ ان کی اسی خاص حیثیت کے پیش نظر ان کے وطن علمی سیالکوٹ کے دو جلیل القدر فرزندوں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی اور حکیم الامت علامہ اقبال نے ان کو بالترتیب ہزارہ دوم کا مجدد اور ھندوستان کا سب سے بڑا مذھبی عبقری قرار دیا تھا ۔

شیخ احمد سرھندیؒ کے علمی اور فکری کارناموں میں بلاشبہ سب سے نمایاں کام اس دور کے مسلمانوں میں رائج فکری گمراھیوں کی اصلاح ، تصوف کی تجدیدؔ اسلام پر ھندومت کے فکری اور ثقافتی یلغار کے تدارک کی کوششیں قابل ذکر ھیں ۔ ان سب کاموں کی اھمیت اپنی جگہ مسلم لیکن بیسویں صدی کے مسلمانوں کے لئے عموماً اور ھم اھل پاکستان کے لئے خصوصاً مجدد سرھندی کی زندگی کا سب سے اھم اور دلچسپ باب ان کی اس اصلاحی اور تجدیدی تحریک سے متعلق ہے جس کے نتیجہ میں انھوں نے برصغیر کی تاریخ کا دھارا موڑ دیا تھا ۔ یہ حضرت مجدد ھی کی تجدیدی تحریک کی برکات تھیں کہ دھلی کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ تخت جو ہندو راجپوتوں اور غیر ملکی ملحدوں کی سازشوں اور اثرات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا وہ شاہجہان جیسے دین پناہ بادشاہ اور اورنگ زیب عالمگیر جیسے خدا ترس اور متقی حکمرانوں کے تصرف میں آ گیا۔

ہم اہل پاکستان آج اپنے معاشرہ کی اسلامی خطوط پر تجدید اور تشکیل نو کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ یہ کوششیں سرکاری اور غیرسرکاری، انفرادی اور اجتماعی، تحریکی اور غیر تحریکی ہر پہلو سے ہو رہی ہیں۔ ملک کے اہل علم و دانش، تاریخ و تمدن کے مزاج شناس اور شریعت مطہرہ کے ماہرین مختلف انداز سے اس ضمن میں کوشاں ہیں۔ لیکن ہم نے اس اہم کام میں ایک ایسی کامیاب کوشش سے سبق لینے اور استفادہ کرنے کی کوشش نہیں کی جس کی کامیابی کی شہادت ہماری تاریخ کے صفحات دے رہے ہیں۔ مؤرخین اس میں تو اختلاف کر سکتے ہیں کہ الحاد اکبری کو تدین عالمگیری میں بدلنے میں کس کا کتنا حصہ ہے لیکن اس سے کسی کو اختلاف نہیں کہ شیخ احمد سرہندی نے احیائے اسلام کی جو کوشش شروع کی تھی وہ بلاشبہ کامیاب ہوئی اور تاریخ نے اس کامیابی کا اعتراف اس کے مصنف اولین کو مجدد الف ثانی کا لقب عطا کرکے کیا۔

ہمارے قدیم تذکرہ نگاروں نے مجددی تحریک کا اس پہلو سے کبھی جائزہ نہیں لیا تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ مجددی تحریک کا ایک تجزیاتی اور تاریخی مطالعہ کرکے یہ دکھایا جائے کہ اس تحریک کے خد و خال کیا تھے، اس کا طریقہ کار کیا تھا اور کس طرح اس تحریک نے مادی مفادات اور دنیاوی منفعتوں سے صرف نظر کرکے خالص دینی مقاصد کے حصول کے لئے کام کیا۔ یہ کام آج سے تقریباً پچاس سال قبل مولینا محمد منظور نعمانی کے ھاتھوں انجام پایا۔ انھوں نے اپنے معروف دینی ماھنامہ الفرقان کے جو یادگار خصوصی نمبر نکالے ان میں ان کا وہ شہرۂ آفاق مجدد الف ثانی نمبر بھی تھا جو ۱۳۵۷ ھ مطابق ۱۹۳۸ ء میں شائع ہوا۔ اس خصوصی نمبر نے مرتب کے بقول " نہ صرف آپ کے کام اور مقام کا تعارف ھی نہیں کرایا بلکہ اللہ ھی کو علم ہے کہ کتنے دلوں میں احیاء دین کا جذبہ اور حوصلہ بھی پیدا کر دیا اور طریقۂ کار کے بارے میں اصولی

رہنمائی بھی کی " ۔ (ص ۵)

اس خصوصی نمبر کے مقالات کو بعد میں مولینا محمد منظور نعمانی نے تذکرۂ امام ربانی مجدد الف ثانی کے نام سے کتابی صورت میں مرتب کر دیا جو رجب ۱۳۷۸ ھ۔ مطابق جنوری ۱۹۵۹ء میں لکھنئو سے شائع ہوئی ۔

اب چند سال قبل موسی زئی کے مکتبہ سراجیہ نے اس کتاب کو پاکستان میں شائع کیا ہے۔ کتابت و طباعت گوارا ہے اور قیمت بھی پاکستان کے لحاظ سے مناسب ہے۔

(محمود احمد غازی)

■■■■■■■■■

© rasailojaraid.com